سوال

میں نے ماضی میں لاعلمی کی بنا پر قومی بچت اور ایک اور جگہ سے سود کی رقم لی تھی۔ حاصل شدہ سود کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے میں نے سچی توبہ کر لی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس سودی رقم کو اب اپنی جیب سے واپس کرنا واجب ہے، یا صرف توبہ اور استغفار کرنا کافی ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بہت سی قرآنی آیات اور احادیث میں سود لینے سے منع کیا گیا ہے بلکہ سود لینے کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرة: 278-279)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ، اور اگر توبہ کر لو تو تمھارے لیے تمھارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ (صحيح مسلم، المساقاة: 1598).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، اور سود کے گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔

اللہ تعالی کا آپ پر خاص فضل وکرم ہے کہ اس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق دی ہے۔ پختہ عزم کریں کہ آئندہ ایسے عظیم گناہ اور جرم کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

آپ نے بنک سے جو انٹرسٹ (سود) لیا تھا، اسے استعمال کرنا اور کھانا جائز نہیں تھا۔ آپ پر لازم ہے کہ سود لینے اور استعمال کرنے کا جرم کرنے پر رب کے حضور کثرت کے ساتھ توبہ واستغفار کریں۔ اپنی اصل رقم بنک سے نکلوا لیں، جو سود بنک سے لیا تھا وہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرة: 275)

پھر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آئے پس وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی